نگاہِ اولین

حکمرانی واقتدار کا امتحان

مدیرالتحریر

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے: ﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝﴾ [آل عمران: ٢٦] ''اے پیغمبر! (دعا کرتے ہوئے) فرمایئے: اے اللہ! اے بادشاہت کے مالک! آپ ہی جس کو چاہے حکومت بخش دیتا ہے اور جس سے چاہے حکومت چھین لیتا ہے اور جس کو چاہے عزت سے سرفراز کرتا ہے اور جس کو چاہے ذلت وخواری میں مبتلا کرتا ہے، آپ ہی کے دستِ مبارک میں ساری بھلائی ہے، یقیناً آپ ہی ہر چیز پر قدرت کاملہ رکھتا ہے۔'' ہر مسلمان کا عقیدہ ہے کہ عزت وذلت اور اقتدار واختیار کا مالک حقیقی اللہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ انسانیت کے لیے سب سے بہتر نظامِ حکومت انسانوں اور ساری کائنات کے خالق ومالک کا نازل فرمودہ اسلامی نظام خلافت ہے، جو دین اور دنیا دونوں عالم میں کامیابی وکامرانی کا ضامن ہے۔ اور اس میں تمام جمہوری وغیر جمہوری نظاموں کے پیدا کردہ ہزاروں مسائل ومشکلات کا حل ہے۔

عوام الناس نے پچھلی جمہوری حکومت کو کس ہنگامی جذبے کے تحت منتخب کیا تھا اور کیا کچھ بھگتنے کے بعد اس کو مسترد کر دیا ہے؟ اسی سوال کے جواب میں مسلم لیگ کی منتخب حکومت کے لیے عبرت اور اچھی حکمرانی کے امتحان میں کامیابی کا راز پوشیدہ ہے۔ رائج الوقت نظامہائے حکومت میں سے جمہوری نظام کی حکومت سب سے ناپائیدار ہوتی ہے۔ جیسا کہ ہر پاکستانی نے دیکھ لیا کہ چھیاسٹھ سال کی طویل مدت میں پہلی بار ایک جمہوری حکومت نے جیسی تیسی اپنی مقررہ مدت پوری کرلی۔ یہ جمہوریت پرستوں کی نگاہ میں بڑی اچھی روایت ہے۔

اگر یہی جمہوری روایت واقعی وطن عزیز کے لیے ''مفید'' بھی رہی ہے' تو اس کا سہرا پی پی سے بڑھ کر جنرل صاحبان کی قناعت اور نواز شریف کی شرافت کے سر ہے۔ بہرحال جمہوری حکومت کی پرامن رخصتی کا تاریخی اعزاز جناب آصف علی زرداری کا آخری تحفہ ہے، جسے یاد رکھا جائے گا۔

پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ امن وامان کا ہے' جسے پرویزی حکومت کی غلط پالیسیوں نے فروغ دیا، اس کے

بعد پی پی بھی شرابِ پرویزی پی پی کراسی کو پروان چڑھاتی رہی۔ پتہ نہیں ''عدل'' کے بغیر ''امن'' کے حصول میں بار بار کی ناکامیوں کے باوجود قومی اور بین الاقوامی سطح پر یہی تجربہ کیوں دہرایا جاتا ہے؟

اب یہی مسئلہ موجودہ حکومت کے لیے سب سے بڑا چیلنج ہے۔ کراچی آپریشن سے قوم قیامِ امن کی امیدیں وابستہ کررہی ہے۔ دہشت گردی وطن عزیز کا کینسر ہے، جس کے علاج کی راہ میں ہمیشہ سیاسی مجبوریاں اور ڈالر کی محبتیں آڑے آتی رہی ہیں۔ موجودہ حکومت عوام کی نظر میں ایسی اخلاقی گراوٹ سے نسبتاً بری ہے۔ اب اس کا علاج ہونے لگا ہے، تو ہمیں اچھی امید رکھنا چاہیے۔ پروفیسر ساجد میر صاحب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے بھی کہا ہے: آل پارٹیز کانفرنس کے فیصلوں پر عمل ہوا' تو ملک امن کا گہوارہ بن جائے گا۔ ان شاء اللہ

قوم کرپشن سے تنگ آچکی ہے؛ جو پچھلی حکومت کے دور میں عروج پر پہنچ چکی تھی۔ حتیٰ کہ جناب زرداری کی ''زر داری'' کو بھی قوم اسی کا ثمرہ سمجھتی ہے۔ اس پر مستزاد سوس بنکوں کو خط لکھوانے کی عدالتی کوشش کے ردِعمل میں ایک عدد وزیر اعظم کی قربانی بھی دے ڈالی ...... اب موجودہ حکومت اس قومی لعنت کے خاتمے کے لیے جو کچھ اقدامات کر رہی ہے، قوم اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اس کے علاوہ وزیروں کی تعداد اور ان کے مراعات وغیرہ کے حوالے سے بھی ایک اچھی روایت قائم ہورہی ہے۔

سرکاری ملازمین نے تنخواہوں میں اضافے سے معذرت کو مسترد کر کے دس فیصد اضافہ کروا کر ہی دم لیا۔ یہ ان کی جانب سے وطن عزیز کی اقتصادی بنیادیں مضبوط کرنے کے سلسلے میں سرد مہری اور نئی منتخب حکومت کے ساتھ عدم تعاون کا مظہر ہے؛ حالانکہ سرکاری ملازمین کو حاصل مراعات ہر لحاظ سے پرائیویٹ روزگار والوں سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ نیز حکومتی ڈھانچے کا حصہ ہونے کی وجہ سے انہیں ملکی مفادات کا زیادہ احساس کرنا چاہیے تھا۔

بظاہر پائیدار اقتصادی اصلاحات کی سرکاری کوشش' مہنگائی میں برابر اضافے کا سبب بنتی جارہی ہے، جس پر غریب عوام شکوہ کناں ہیں۔ اس عارضی مصیبت کو روشن مستقبل کا پیش خیمہ سمجھ کر صبر کا مظاہرہ کرنا بہتر تھا۔ لیکن جہاں مراعات یافتہ سرکاری ملازمین ایک سال کے لیے صبر نہ کر سکے؛ وہاں بیروزگار اور نیم بیروزگار غریبوں کا شکوہ چنداں نامعقول نہیں۔ اس لیے حکومت کو غریب عوام کی حالت زار پر بھی نظر کرم مرکوز رکھنا چاہیے۔

تحریک انصاف نیا ترقی یافتہ پاکستان تعمیر کرنے کا نعرہ لگا کر سیاست میں آئی اور توقع سے بڑھ کر کامیابی حاصل کی۔ یہ بات بڑی خوش آئند ہے کہ مسلم لیگ کی شریفانہ سیاست نے انہیں خیبر پختونخواہ میں حکومت کا تجربہ

کرنے کا موقع دیا ہے۔ اب دنیا دیکھے گی کہ ان کی حکمرانی کس حد تک ان کے منشور کی عکاس ثابت ہوتی ہے۔ اتنی مختصر مدت میں تبصرہ قبل از وقت ہوگا۔ انہیں چاہیے کہ گڈ گورننس قائم کر کے درپیش چیلنجوں کا مقابلہ کریں۔ عمران خان ڈرون حملے بند اور کالا باغ ڈیم تعمیر کروائے تو یقیناً قومی ہیرو بن جائے گا۔ انہیں زریں موقع ملا ہے کہ عملاً اپنی صلاحیتیں ثابت کر کے اگلے انتخابات میں پورے ملک کی باگ ڈور سنبھالنے کے لیے راستہ ہموار کریں۔

سرزمینِ محشر ''شام'' کے مسئلے پر موجودہ حکومت کا موقف بالکل مبہم ہے، جہاں ڈھائی سال سے جاری ریاستی دہشت گردی میں دو لاکھ سے زیادہ مسلمان شہید ہو چکے ہیں۔ نصیری فرقہ کے ڈکٹیٹر بشار الاسد نے اپنے نہتے شہریوں پر روایتی اسلحوں کے علاوہ کیمیاوی اور جراثیمی ہتھیاروں سے بہت بڑا حملہ کر دیا۔ اسلام کی تو اسے پروا ہے نہ دیگر جمہوریت نوازوں کو؛ لیکن یہ تو بین الاقوامی قوانین کی بھی خلاف ورزی ہے۔ لہٰذا ''جمہوریت'' کا راگ الاپنے والی کسی بھی حکومت کو زیب نہیں دیتا کہ بشار الاسد کی ڈکٹیٹر شپ کی مخالفت میں پس و پیش کرے، جو عوام الناس پر مسلسل ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہی ہے۔

اس ریاستی دہشت گردی کو روس، چین اور ایران کی کھلی حمایت بلکہ عملی مداخلت نے مہمیز دی ہے۔ دوسری طرف امریکہ اور اس کے پٹھوؤں کی منافقت' مسلمان عوام کو کچلنے کے لیے ظالم کو فرصت مہیا کر رہی ہے۔ پاکستان کے محسن اور مخلص دوستوں سعودی عرب اور خلیجی ممالک کا موقف واضح اور شامی عوام کی امنگوں کے عین مطابق ہے، جو عالم اسلام کے اس اہم ملک کو اسد کے خونخوار پنجوں اور بین الاقوامی منافقوں کی سازشوں سے بچانا چاہتے ہیں۔ اس اہم ترین بین الاقوامی مسئلے پر پاکستان کا موقف بھی جمہوریت نواز، دوٹوک اور منصفانہ ہونا ضروری ہے۔

کہتے ہیں جب چیونٹی کو موت آتی ہے' تو اس کے پر نکل آتے ہیں۔ روس نے گرم پانیوں تک رسائی کی لالچ میں افغانستان پر دھاوا بول دیا، تو افغانیوں کی غیرت نے اپنی سرزمین پر غیروں کے تسلط کو مسترد کر دیا۔ وہ مسلح ہو کر اٹھے تو عالم اسلام کے غیرت مند جوان خوابِ غفلت سے بیدار ہوئے۔ عالم اسلام کے غیور جوان' ''جہاد فی سبیل اللہ'' کا مبارک علم تھام کر اٹھے' تو دنیا کی دوسری بڑی سپر پاور کو زمین بوس کر کے ہی دم لیا۔ آخر کار نہ صرف اسے ذلیل و خوار ہو کر بھاگنا پڑا؛ بلکہ دنیا کا عظیم ترین ملک ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ شکست کی اس شرمساری میں چیچنیا کے حریت پسند مسلمانوں پر ظلم و بربریت کے پہاڑ توڑ کر انتقام لینے کی کوشش کی۔ اسی عداوت کی بنیاد پر شام میں جاری ظلم و بربریت کی حمایت میں روس' چین اور ایران پر سبقت لے گیا، جب اس نے عالم اسلام کی جرأت

وغیرت کوللکارتے ہوئے اعلان کیا کہ ظالم شام پر حملے کی صورت میں وہ حرمین شریفین کی سرزمین پر حملہ کردے گا۔

آج سے تقریباً ڈیڑھ ہزار سال پہلے اس زمانے کی سپر پاور "مملکت فارس" کا گورنر ابرہہ اس دور کی مسلح ترین فوج کو زبردست ترین سواری یعنی ہاتھیوں پر سوار کر کے حرم شریف پر حملہ کرنے آیا تھا۔ اس کا عبرتناک انجام اس دور کے لوگوں نے چشم بصارت سے دیکھ لیا۔ رب ذوالجلال نے یہ تاریخی منظر اہل بصیرت کو مسلسل دکھانے کے لیے قرآن مجید میں محفوظ فرما دیا: ﴿اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝ وَاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝﴾ [سورة الفيل] اس عظیم قرآنی شہادت پر ایمان کے حوالے سے موجودہ فارس (ایران) سے یہ توقع نہیں کرنی چاہیے کہ اس پلید ارادے میں اپنے اتحادی روس کا ہمنوا ہوگا۔ بلکہ ایسی کسی ناپاک کارروائی کی صورت میں یقیناً حکومتِ ایران بھی اس کی بھرپور مخالفت کرے گی۔

متمدن اور ترقی یافتہ ملک ہونے کے علاوہ افغانستان پر حملے کا نتیجہ بھگتتے ہوئے بھی روس بیچارے کی سمجھ میں اتنی موٹی سی بات بھی نہیں آئی کہ جنگ شروع کرنا ان کے بس میں ہے؛ لیکن اس سے چھٹکارا دینا فریق ثانی کے ہاتھ میں ہے۔ خصوصاً مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کی سرزمین پر ناپاک پنجے گاڑنے کا شوق اس کی رہی سہی طاقت کو ہی تہ و بالا کرنے کے علاوہ اور کیا نتیجہ دے سکتا ہے؟ اگر ان کی عاقبت نااندیشی سے ایسا حملہ ہو جائے تو ﴿لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ کے مصداق عالم اسلام کے حق پرستوں کو متفق و متحد اور منظم کرنے اور ایک بار پھر "جہاد فی سبیل اللہ" کو عروج دینے کا باعث بن جائے گا۔ ان شاء اللہ

یہی وجہ ہے کہ عالم اسلام کو روسی دھمکی، گیدڑ بھبکی سے زیادہ کچھ نہیں لگتی؛ البتہ انہیں امریکہ اور اس کے حواریوں سے بارہا دکھ پہنچ چکا ہے، آج بھی عالم انسانیت کے چپے چپے میں ان کے ہاتھوں مصیبتیں جھیل رہے ہیں؛ لہٰذا مسلمانانِ عالم کو ان کے ہاتھوں کسی بھی کارروائی کے نتیجے میں خیر خواہی اور بہتر نتائج کی امید نہیں۔

امت اسلامیہ کو چاہیے کہ مسلمانانِ عالم کے اہم مسائل میں اللہ تعالیٰ سے فتح و نصرت مانگتے ہوئے مسنون طریقے پر دعاؤں کا اہتمام کرتے رہیں۔ وہی دنیا و آخرت کے تمام چھوٹے بڑے، ذاتی و قومی اور ملکی و بین الاقوامی مسائل و مشکلات کے لیے اکیلا حاجت روا اور مشکل کشا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔